احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 2 | ہفتہ 23 شعبان۔1417ھ 4 صلح 1375ہش 4 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدیوں کو ترک کرنے کے ساتھ نیکیاں بھی بجالانی ضروری ہیں

جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ اسے ایک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہل دنیا کی تعریف یا مذمت کا اسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس مقام پر جب انسان پہنچتا ہے تو وہ فنا کو زیادہ پسند کرتا ہے اور تنہائی اور تخلیہ کو عزیز رکھتا ہے۔

غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کروگے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریا کی ملونی نہ ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو عمر کا بھروسہ نہیں۔ زمانہ بڑا ہی نازک آگیا ہے۔ آپ لوگ دیکھتے ہوں گے کہ ہر سال کئی دوست اور کئی دشمن، کئی عزیز اور کئی پیارے بھائی اور بہن اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی عزیز سے عزیز اور قریبی سے قریبی رشتہ دار انسان کی مشکلات میں سہارا دینے والا نہیں ہو سکتا مگر بایں ہمہ انسان جس قدر محنت اور کوشش اور مجاہدہ ان کے واسطے اور اپنے دنیوی امور کے واسطے کرتا ہے۔ وہ بمقابلہ خدا کے بہت ہی بڑھا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت اور فرماں برداری اور اس کی راہ میں کوشش اور سوز و گداز بہت کچھ نابود ہے۔ اعتدال نہیں کیا گیا۔ دنیا حد اعتدال سے باہر ہو چکی ہے۔ دنیوی کاروبار میں ترقی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ترقی ہو رہی ہے۔ مگر بھلا کسی نے ایسی کوشش بھی کی ہے کہ ایک دن اس کی موت کا مقرر ہے اس سے بھی یہ خود اپنے آپ کو یا کوئی دوسرا شخص اس کو باز رکھ سکے یا بچا سکے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر کوئی موت کا یاد دلانے والا ہو گا تو اس کی بھی پروا نہ کریں گے اور ہنسی ٹھٹھے میں ٹال دیں گے۔ اکثر انسان بہت ہی غلطی پر ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 642)

محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب کی اہلیہ صاحبہ وفات پاگئیں

○ نہایت افسوس کے ساتھ احباب جماعت کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ نجمہ منیر صاحبہ اہلیہ محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد وقف عارضی بعمر 49 سال مورخہ 29-30 دسمبر 1996ء کی درمیانی شب تقریباً گیارہ بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئیں۔ موصوفہ کا جنازہ بعد عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم عبداللہ واگس صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

روزنامہ الفضل کے سالنامہ 1996ء کے صفحہ نمبر3 پر نظم نمبر2 "دشت طلب میں" حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا کلام ہے۔ اور یہ نظم لجنہ اماء اللہ کراچی کے شعبہ اشاعت کی طرف سے شائع کردہ "کلام طاہر" سے لی گئی ہے۔

نکاح

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت لکھتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت میرے بڑے بیٹے عزیزم ملک نور احمد صاحب آف کینیڈا کے نکاح بہمراہ میری بھتیجی عزیزی ثمرہ حبیب ملک صاحبہ بنت عزیزم برادرم ملک حبیب احمد صاحب آف کینیڈا کا اعلان بعوض پندرہ ہزار کینیڈین ڈالر مورخہ 29- دسمبر 96ء بعد عصر بیت الفضل لندن میں فرمایا۔ عزیزم ملک نور احمد صاحب اور عزیزی ثمرہ حبیب ملک صاحبہ مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغل پورہ لاہور کے پوتے اور پوتی اور حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب آف قادیان (یکے از رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے پڑپوتے اور پڑپوتی ہیں۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سب سے خوبصورت بات اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جب بھی آپ بدیوں سے دور ہونے کا سفر کریں گے اور دعا کریں گے کیونکہ دعا کے بغیر یہ سفر ممکن نہیں ہے تو آپ کے اندر ایک نئی زندگی جاگ اٹھے گی جو آپ سب سے زیادہ اس کے گواہ بنیں گے کہ ہاں میں زندہ ہو رہا ہوں۔ وہ زندگی ہے جو آپ کو دعوت الی اللہ کی توفیق عطا کرے گی اور جتنا بھی آپ دعوت الی اللہ اس زندگی کے حصول کے ساتھ کریں گے اتنا ہی اس دعوت الی اللہ یعنی اللہ کی طرف بلانے میں برکت نصیب ہوگی اور لوگ آپ کی طرف متوجہ ہونے لگیں گے۔ پس انتظار نہیں کرنا کہ جب تک بدیاں ہٹ نہ جائیں اس وقت تک دعوت نہیں کرنی، نہ اس بات پر تسلی رکھ کر اپنی عمر ضائع کرنی ہے کہ عمر بڑی پڑی ہے کسی وقت بھی ٹھیک ہو جائیں گے اب چلنے دو۔

جدوجہد کا آغاز فوری طور پر ضروری ہے اور دعا اور توکل کے بغیر یہ جدوجہد زندہ نہیں رہ سکتی۔ مسلسل دعا، مسلسل توکل اور پھر کوشش اور اخلاص کے ساتھ کوشش، یہ وہ چیز ہے جو آپ کو ایک نئی زندگی بخشے گی، نئی طاقتیں عطا کرے گی اور اپنے گرد و پیش کو آپ زندہ کرنے کی صلاحیت حاصل کرلیں گے۔ اگر یہ نہیں کرتے تو پھر آپ کی دعوت الی اللہ بے کار رہے، بے ثمر رہے گی۔ لوگ جو نظریاتی لحاظ سے بات مان بھی جائیں گے لیکن جو تبدیلی پیدا کرنے کی طاقت ہے وہ عمل صالح سے ہوتی ہے۔ چنانچہ (کلام الٰہی) نے جو اچھے قول کی مثال دی ہے وہاں عمل صالح کے متعلق فرمایا وہ اس کو رفعت بخشتا ہے۔

(-) اس سے بہتر کون سا قول ہو سکتا ہے اس سے زیادہ خوبصورت کون سی بات ہو سکتی ہے کہ آپ اپنے اللہ کی طرف بلا رہے ہوں لوگوں کو ایسا بلانا ہے جس پر دنیا کا کوئی انسان اعتراض نہیں کرسکتا۔ جو نہیں بھی مانتے وہ بھی نہیں اعتراض کرسکتے۔ وہ کم سے کم گردن جھکا کے سنیں گے۔

باقی صفحہ 7 پر

کلام کی عمدگی یہی ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے مطابق حال ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

4- صلح 1376 ہش   4 - جنوری 1997ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے۔ یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے بعض اوقات جماعت کا اخلاص محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے۔ اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہے۔ ہزارہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں۔ اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے۔ اور قابل اطمینان نہیں۔ کیونکہ جب تک ان باتوں کا ذرہ بھی وجود موجود ہے تو اندیشہ ہے اور ایک دبدہ لگی رہتی ہے کہ کسی وقت یہ باتیں زور پکڑ جاویں اور باعث حبط اعمال ہو جاویں۔ جب تک ایک قسم کی مناسبت پیدا نہیں ہوتی تب تک حالت قابل اطمینان نہیں ہوتی"۔

اس ارشاد میں حضرت صاحب نے متعدد باتیں ہماری رہنمائی کے لئے فرمائی ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ نصیحت ہوتی رہنی چاہئے اگر لوگ بہت اچھے بھی ہوں تو پھر بھی ان کے اور زیادہ اچھے ہونے کا امکان موجود رہتا ہے۔ نیکی میں ترقی کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے انسان آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور بڑھنے کے لئے یہ میدان خالی پڑا ہے جتنا چاہے آگے بڑھے۔

پس اس لئے نصیحت کا نہ کرنا کہ لوگ تو اچھے ہی ہیں درست نہیں۔ اخلاص بھی ہو محبت بھی ہو جوش ایمان بھی ہو تو اس کے باوجود نصیحت ضروری ہوتی ہے کیونکہ انسان کی فطرت کمزور ہے اور وہ کسی وقت بھی کسی کمزوری یا خامی میں ملوث ہو سکتا ہے۔ نصیحت ہوتی رہے تو وہ چوکنا رہے گا۔ نیکیوں کی طرف اس کا رجحان ہمیشہ بڑھتا رہے گا۔

اسی طرح یہ بات بھی سامنے لائی گئی ہے کہ اگرچہ دین اور دنیا دونوں کی ضرورت ہے اور دونوں ساتھ ساتھ چلتے بھی ہیں لیکن ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے کہ دنیا کی باتیں آگے نکل جائیں اور دین پیچھے رہ جائے اور یہ کہا جائے کہ غفلت کی وجہ سے خدا سے دوری اور مہجوری ہو گئی ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ اولیت دین کی باتوں کو دی جائے ان کے لئے زیادہ وقت صرف کیا جائے۔ ان کے لئے زیادہ اخلاص دکھایا جائے۔ ان کے لئے زیادہ جوش ایمان کا مظاہرہ کیا جائے۔ اگر ایسا ہو تو دنیا کے امور بھی ساتھ ساتھ چلتے ہوئے دین ہی کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے حالت خطرناک رہتی ہے اور قابل اطمینان نہیں ہوتی۔ کیونکہ کسی وقت بھی انسان اس درجہ سے گر سکتا ہے اور پھر معلوم نہیں کہ وہ اٹھ سکے یا نہ اٹھ سکے۔ انسان کے دل میں یہ خیال رہنا چاہئے کہ اسے دین کو مقدم کرنا ہے اور دنیا کو دین سے پیچھے رکھنا ہے۔ اگرچہ دنیا کے کاموں سے گریز تو نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں چھوڑا بھی نہیں جا سکتا۔ لیکن اگر ان کو دین کے کاموں پر حاوی کر دیا جائے تو یہ اعمال کے ضائع کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔

پس اس ارشاد میں حضرت صاحب نے نصیحت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ خود بھی نصیحت کرنے اور بات کرنے اور بات پہنچانے ہی کو اپنا کام سمجھتے تھے۔ اس سے ایک بات اور بھی ظاہر ہوتی ہے وہ یہ کہ نصیحت کی جائے بات پہنچائی جائے اور اتنا زور نہ دیا جائے کہ بات خراب ہو جائے۔ دوسرے کے دل میں انقباض پیدا ہو جائے۔ ہمارا کام نصیحت کرنا ہو اور بات پہنچانا ہو۔ نصیحت کا ماننا اور جو بات پہنچائی گئی ہے اس کے مطابق کام کرنا دوسرے آدمی کا فرض ہے۔ کرتا ہے کرے اور نہیں کرتا تو یہ اس کا اپنا کام ہے۔ ہم اس طرح اس کی زندگی میں دخیل نہ ہوں کہ اس کی زندگی اس کے خیال میں اجیرن بن کر رہ جائے۔ پس نصیحت کرنے کا طریق بھی آپ نے اس ارشاد میں ہمیں سمجھا دیا ہے۔ اور اسی طرح سے نصیحت کرنا ہمارا کام ہونا چاہئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک اور ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو کہ پاکیزگی کے مراحل بہت دور ہیں۔ اور وہ ان خیالات سے بالاتر ہے۔ صرف پاکیزگی حاصل کرنا اور سچے طور سے صغائر کبائر سے بچ جانا ان لوگوں کا کام ہے جو ہر وقت خدا کو آنکھ کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور فرشتہ سیرت بھی وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ دیکھو ایک بکری کو اگر ایک شیر کے سامنے باندھ دیں تو وہ اپنا کھانا پینا ہی بھول جاوے چہ جائیکہ وہ ادھر ادھر کھیتوں میں منہ مارے اور لوگوں کی محنت اور جان فشانیوں سے پیدا کی ہوئی کھیتیوں سے کھاوے۔ پس یہی حال انسان کا ہے۔ اگر اس کو یقین ہو کہ میں خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے تو بھلا پھر ممکن ہے کہ کوئی گناہ اس سے سرزد ہو سکے۔ ہرگز نہیں یہ ایک فطرتی قاعدہ ہے کہ جب یقین اور قطعی علم ہو کہ اس جگہ قدم رکھنا ہلاکت ہے یا ایک سوراخ جس میں کالا سانپ ہو اور یہ خود اسے دیکھ بھی لیوے تو کیا اس میں انگلی ڈال سکتا ہے۔ ہرگز نہیں غرض یہ فطرت انسانی میں ہی رکھا گیا ہے کہ جہاں اس کو ہلاکت کا یقین ہوتا ہے اس جگہ سے بچتا اور پرہیز کرتا ہے۔ جب تک اس درجہ تک خدا تعالیٰ کی معرفت نہ ہو جاوے اور یہ یقین پیدا نہ ہو جاوے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ ایک بھسم کر دینے والی آگ ہے یا ایک خطرناک زہر ہے تب تک حقیقت ایمان کو نہیں سمجھا گیا۔ اور بغیر ایسے کامل یقین اور معرفت کے پھر ایمان بھی ادھورا ایمان ہے۔ وہ ایمان جس کا اعمال پر بھی اثر نہ ہو یا جو ایمان امتحانی حالات میں ذرا بھی تبدیلی پیدا نہ کر سکے کس کام کا ایمان ہے اور اس کی کیا فضیلت ہو سکتی ہے"۔

اس ارشاد میں خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی اہمیت بیان فرمائی گئی ہے۔ اگر انسان واقعی یہ سمجھے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے اور خدا کی صفات بھی اس کے پیش نظر ہوں تو اس بات کا امکان ہی نہیں رہتا کہ وہ کسی گناہ میں ملوث ہو۔ گناہ تو خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کا نام ہے۔ جب آپ اپنے آپ کو ذہنی اندھیروں میں دیکھتے ہیں تو گناہ کرنے پر اس لئے مائل ہو جاتے ہیں کہ ہمیں کوئی دیکھ نہیں رہا۔ ہمیں کوئی سزا نہیں دے سکتا۔ ہم پر کوئی گرفت نہیں کر سکتا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جائے اور انسان حقیقی طور پر یہ سمجھنے لگ جائے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم خدا اسے دیکھ رہا ہے تو وہ ایک بھی غلط قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اور یہی بات حقیقی عرفان اور خدا تعالیٰ کی معرفت کا ثبوت ہے۔

پس اس ارشاد میں خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے ہوئے گناہ سے بچنے کی تلقین فرمائی گئی ہے اور حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جو ہر وقت خدا کو آنکھ کے سامنے رکھے وہ فرشتہ سیرت انسان ہے اور چونکہ فرشتے گناہ نہیں کر سکتے اس لئے اس سے بھی گناہ سرزد نہیں ہو گا وہ حقیقی طور پر چھوٹی اور بڑی برائیوں سے بچتا رہے گا اور یہی بات انسان کی زندگی کو پاکیزگی عطا کرتی ہے۔

پس انتہائی ضروری امر یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ کی صفات سے ہمیں آگاہی ہو۔ اور ہم ہر وقت یہ سمجھیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی نظروں میں ہیں وہ ہماری ہر بات کو سنتا ہے۔ ہمارے ہر عمل کو دیکھتا ہے اور نہ صرف سنتا اور دیکھتا ہے بلکہ ان کے متعلق فیصلہ بھی اسی کے ہاتھ میں ہے کہ وہ باتیں اچھی ہیں یا بری۔ ان پر جزا ملے یا سزا۔ اگر ہماری یہ کیفیت ہو جائے تو یقیناً ہم گناہ کے قریب بھی نہیں جا سکتے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ گناہ ہمارے قریب بھی نہیں آسکتا۔ ہماری فطرت ہی ایسی پاکیزہ ہو جائے گی کہ گناہ ہمارے پاس نہیں آسکے گا۔ یہی بات حضرت صاحب اس ارشاد میں ہمیں بتا رہے ہیں۔ ہمیں اسی بات کو حرز جان بنا لینا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت ہی اصل چیز ہے۔ جو ہمیں نیکیوں پر آمادہ کرتی ہے اور گناہوں سے بچاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی معرفت عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکارِ عالیہ

15- جنوری 1993ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جس موضوع پر جماعت سے خطاب فرمایا اس کے عنوانات کچھ اس طرح ہیں۔

"دنیا بھر کے احمدی اپنے ممالک کے خیالات کی اصلاح کے لئے ایک مہم جاری کریں۔"

"روس کے لئے دعا کریں پھر خدا روس کو ایک عظیم طاقت بنادے یہ دوبارہ ضرور ابھرے گا۔"

"جماعت احمدیہ روس کی اقتصادی بحالی کے لئے حتی المقدور کوشش کرے۔"

حضرت صاحب نے فرمایا "جب سے ٹیلی ویژن کے ذریعے جماعت احمدیہ عالمگیر سے رابطہ قائم ہوا ہے جمعہ جو پہلے ہی پیارا لگا کرتا تھا اور بھی زیادہ پیارا لگنے لگ گیا ہے اور یہ صرف میرا حال نہیں سب دنیا میں تمام جماعت احمدیہ کے افراد مردوں عورتوں بڑوں چھوٹوں کا ایک ہی حال ہے کثرت سے ایسے خط مل رہے ہیں جن میں وہ لکھتے ہیں کہ ہمیں تو اب جمعے کا ایسا انتظار رہنے لگا ہے جیسے پہلے کبھی نہیں تھا۔ یہ تعلق دو طرفہ ہے یکطرفہ نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اس پہلو سے بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قائم کردہ یہ جماعت بے مثل ہے۔ دنیا کی کوئی جماعت ایسے گہری دو طرفہ تعلق کی کوئی مثال دنیا میں پیش نہیں کرسکتی اور پھر اتنے وسیع پیمانے پر کہ پانچ براعظموں میں ایک سو تیس سے زائد ملکوں میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جمعہ کے دن محبت سے بیک وقت احمدی دل دھڑک رہے ہوتے ہیں۔

للّٰہی محبت کی کچھ اور تشریح بھی ضروری ہے میں جب جمعے پر آتا ہوں اور میں اپنی چشم تصور سے دیکھ رہا ہوتا ہوں کہ فلاں جگہ احمدی دیکھ رہے ہوں گے۔ فلاں جگہ دیکھ رہے ہوں گے۔ ربوہ میں فلاں فلاں جگہ اتنے لوگ اکٹھے ہوں گے۔ احمد نگر میں وہ غیر از جماعت زمیندار بھی جنہوں نے آنکھیں پھیرلی تھیں اور تعلق توڑ لیے تھے وہ بھی وہاں اکٹھے ہو گئے ہوں گے اور لالی قوم سے اگرچہ بہت تعلقات تھے لیکن آنکھیں پھیرنے میں بھی یہ بڑی ماہر ہے ان کی لالی سرخی کی لالی کی طرح ہونٹوں پر اور گالوں پر رہتی ہے دل پر اثر نہیں کرتی لیکن اب سنا ہے وہ بھی آنے لگ گئے ہیں۔ اور وہاں ایک بہت غریب سے آدمی لالہ تھے ایک اچھے با اثر انسان کے باپ لیکن وہ تو شاید فوت ہو چکے ہیں لیکن یہ سارے لوگ چشم تصور میں سامنے آتے ہیں ہمارا رحمان جو احمد نگر میں میرے فارم پر کام کیا کرتا تھا اس کو بھی کوئی پکڑ کر لائے اور کسی دن دکھائے کیونکہ اس کا ایک دفعہ خط ملا تھا کہ میں تو ترس گیا ہوں آپ ضرور واپس آئیں وہ کافی بوڑھا ہو چکا ہے۔ پھر ایک شاید بابا معراج موچی ہوا کرتے تھے جو لائبریری کے باہر پرے بیٹھا کرتے تھے ان سے محبت کا بہت دیرینہ تعلق تھا وہاں سے سائیکل پر جاتا تھا تو ہر دفعہ تو نہیں مگر اکثر روک لیا کرتے تھے اور جب تک مل کر سلام کرکے نہ گزروں وہ ٹیکس ادا کئے بغیر مجھے جانے نہیں دیتے تھے۔ وہ تو اب فوت ہو گئے ہیں لیکن ایسے کئی تھے جو اب اکٹھے ہو رہے ہوں گے اور اس وقت دیکھ رہے ہوں گے۔ تو یہ جو للّٰہی تعلق ہے اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ اور للّٰہی تعلق کی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ تعلق جس سے ہو وہاں ٹھہر نہیں جاتا بلکہ خدا کی خاطر ہے آخر خدا تک پہنچتا ہے۔ اس لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے الحب فی اللہ کی تعلیم دی ہے۔ جو پیر ہے ان سے تو یہ تعلق ہوتا ہے کہ پیر کے پاس پہنچا اور اسی کا ہو رہا۔ لیکن جو محبت اللہ کے لئے ہوتی ہے وہ قبلہ نما رنگ اختیار کر جاتی ہے جس سے پیار ہو تو چونکہ وہ اللہ کی خاطر ہوتا ہے اس لئے وہاں کھڑا نہیں ہو جایا کرتا بلکہ اس سے آگے اس سے اوپر کے درجے کے اللہ والوں کی طرف وہ پیار بڑھتا اور پھر ان سے ہوتا ہوا آخر خدا پر جاکر منتج ہوتا ہے۔ پس وہ محبت جو مجھ سے ہے وہ میری ذات سے نہیں بلکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وجہ سے اس زمانہ میں یہ محبت پیدا ہوئی۔ پس مجھ سے آگے سفر کرتی ہے میرے دل پر ایک نقش خاص چھوڑ جاتی ہے جو مجھے بہت پیارا ہے۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ تک پہنچتی ہے خدا کی امانت تھی اور وہ محبت وہاں سے رخصت ہو کر اپنے پیار کا اظہار پیچھے چھوڑتے ہوئے اللہ کے حضور حاضر ہو جاتی تھی، ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہمارا لوٹنا ہے۔

یہ دراصل الحب فی اللہ کی ایک تفسیر ہے پس جماعت احمدیہ کو جو یہ محبت ہے ایسی محبت دنیا میں کسی کو کسی سے نہیں۔ ایک عجیب عالمگیر منظر ہے۔ جس کی کوئی مثال کہیں دکھائی نہیں دیتی اور اسی محبت کو ہم نے انسانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے استعمال کرنا ہے اسی کی محبت کے رشتہ میں سب دنیا کے انسانوں کو پالنا ہے یہ ہمارا مقصد اعلیٰ ہے جس کی خاطر ہم پیدا کئے گئے اور اس مقصد کو پورا کیے بغیر جماعت احمدیہ کی تعمیر کی غرض پوری نہیں ہوتی اور یہ اللہ نے چاہا تو ہو کر رہے گی پس محبتوں کو پھیلاتے رہیں اور للّٰہی محبتوں کو پھلاتے رہیں۔

خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے۔ اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور وہ نامراد رہا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پروفیسر سلام کے مقروض

دی نیوز انٹرنیشنل میں 20 دسمبر 1996ء کو خطوط کے کالم میں وقار۔ اے شیخ ڈاکٹر عبدالسلام نوبل لارئیٹ کے متعلق لکھتے ہیں۔

ہم پروفیسر عبدالسلام کے مقروض ہیں۔

پروفیسر عبدالسلام کچھ دن ہوئے اللہ کو پیارے ہوئے ہیں۔ وہ بین الاقوامی طور پر مشہور سکالر تھے۔ اور نوبل لارئیٹ بھی۔ یہ انعام انہوں نے فزکس میں تحقیقات کے صلے میں حاصل کیا تھا۔ وہ ایک محب وطن انسان تھے اور ان کی جڑیں مضبوطی سے ضلع ساہیوال میں واقع سنتوکھ داس گاؤں میں لگی ہوئی تھیں لیکن افسوس کہ پاکستان نے محض ان کے مذہبی عقائد کی وجہ سے انہیں قبول کرنے سے انکار کیا۔ ان کی وفات سے یہ علاقہ ایک بہت بڑے دانشور سے محروم ہو گیا ہے۔ وہ ایک ایسے انسان تھے جن کی موجودگی پنجاب کے لئے فخر کا باعث تھی اور خاص طور پر لاہور کے لئے جہاں آپ نے تعلیم حاصل کی تھی۔ ہم سب کے لئے بطور ایک قوم کے یہ ایک انتہائی شرم کا مقام ہے کہ ہم اس عبقری کی خدمات کی اور اس عزت و وقار کی جو اس نے ہمیں دلایا اس کی قدر نہ کر سکے۔ اور یہ ہم نے محض اپنے محدود ذہنوں اور تنگ نظری کی وجہ سے کیا۔ ان کی اپنی مادر علمی یونیورسٹی آف پنجاب بھی اتنی جرات نہ کر سکی کہ وہ ڈاکٹر عبدالسلام کی عزت افزائی کر سکے۔ اور یہ محض اس لئے کہ وہ احمدی تھے حالانکہ دنیا بھر کی یونیورسٹیاں ان کو اعزازات دینے کے سلسلے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی رہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام کی اپنے ملک سے محبت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ کئی ممالک نے انہیں اپنی شہریت اختیار کرنے کی دعوت دی لیکن انہوں نے ہمیشہ ان تمام پیش کشوں کو ٹھکرا دیا۔ اور کہا کہ میری محبت صرف پاکستان کے لئے ہے اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس میں حصہ دار بنے۔

نیوز میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں ڈاکٹر ہود بھائی نے بتایا کہ ڈاکٹر سلام نے کہا۔

"میں ہمیشہ پاکستان واپس آنا چاہتا تھا۔ میں اب ایک بوڑھا آدمی ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی آخری سانسیں پاکستان میں لوں۔ مجھے سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ میں اپنے ملک کی کوئی خدمت نہ کرسکا۔ لیکن بدقسمتی سے حقیقت یہ ہے کہ مجھے کبھی موقعہ ہی نہیں دیا گیا"

کسی بھی سمجھدار آدمی کے لئے یہ الفاظ کافی ہیں۔ لیکن اس کے لئے جو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اب ہمارے پاس نہ عبقری ہے اور نہ ہی احمدی۔ (یعنی ان دونوں حیثیتوں میں سے اب ہم ان کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے) صرف افسوس کے جذبات ہی باقی رہ گئے ہیں لیکن یہ افسوس کے جذبات کسی کی بھی کیا مدد کرسکتے ہیں۔

ہمیں ہود بھائی کی طرح کے بہت سارے لوگ درکار ہیں جو یہ جرات رکھتے ہوں کہ ایسے ممنوع مذہبی موضوعات پر اظہار رائے کرسکیں۔ اور ہمارے معاشرے میں موجود ایسے ناقابل ستائش کاموں کی مذمت کرسکیں۔ چاہے ان کے نتائج کچھ بھی ہوں۔

ڈاکٹر سلام کی خدمات کو تسلیم کرنا اور قائد اعظم یونیورسٹی کی زمین کی فروخت کے معاملات پر تنقید کرنا ایسے ہی دو معاملات ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ایک اور خط میاں گل اورنگ زیب نے سوات سے لکھا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

کسی شخص نے کہا کہ ہم نالائقوں اور بے وقوفوں کی قوم ہیں۔ اس پر ہم نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ہمارے پاس ڈاکٹر عبدالسلام جیسے لوگ تھے۔ جواب یہ ملا کہ یہ بات اب پرانی ہو چکی ہے۔ اب تو اگر ہمیں کسی سائنس دان کا انتخاب کرنا ہو تو ہم اس سے پہلے اسلامی تاریخ کے سوال پوچھتے ہیں۔

پروفیسر سلام پاکستان کی پہچان بن چکے ہیں

کالج کی سنٹرل لائبریری انکے نام سے منسوب

لاہور (بحوالہ نوائے وقت 5- دسمبر 96ء) وزیر تعلیم بیگم ثریا انور نے کہا ہے کہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں اور جب تک یہ دنیا رہے گی۔ ان کا نام زندہ رہے گا۔ انہوں نے گزشتہ روز گورنمنٹ کالج لاہور میں نوبیل انعام یافتہ پروفیسر عبدالسلام صاحب (وفات یافتہ) کی منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر صاحب کی نت نئی تحقیقات اور سائنسی علوم میں خدمات نے پاکستان کا پوری دنیا میں نام روشن کیا۔ لیکن دوسری جانب یہ بات قابل افسوس ہے کہ ان کی زندگی میں کسی بھی حکومت نے ان کی ایسی خدمات کو اتنا نہیں سراہا جتنا سراہا جانا چاہئے تھا انہوں نے کہا کہ سائنس و ٹیکنالوجی کی فیلڈ میں جو کارنامے انہوں نے سرانجام دیئے ہیں۔ آج وہ پاکستان کی پہچان بن چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنے ملک کے اس فرزند پر فخر ہے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی تعلیمات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الباسط ایاز

یہ سنتے نہیں!

یہ کون ہیں جو سنتے نہیں کیا وہ کانوں سے بہرے ہیں یا عادتاً یا ارادۃً سنتے نہیں یہ بات آپ کو یہ پڑھ کر ہی معلوم ہوگی تو آئیے آج ہم یہ جاننے کی کوشش کریں کہ یہ بات ہے کیا؟

انم نے اپنی پینٹنگ زمین پر پٹختے ہوئے جب یہ جملہ کہا کہ ہزار بار کہا ہے کہ میری چیزوں کو ہاتھ نہ لگایا کرو۔ دیکھو نا اب کیا ہوگا اتنا بڑا نقصان کر دیا ہے۔ سارا پینٹ غلط ترتیب سے اس میں بھر دیا ہے جبکہ کل صبح مجھے یہ پینٹنگ اپنی اسائن منٹ میں دینا تھی اور سال بھر کی کوششوں پر نمبر ملنا تھے۔ "مگر یہ سنتے نہیں" ہزار بار کہا ہے کہ میری چیزوں کو نہ چھیڑا کرو جہاں دھری ہیں وہیں رہنے دیا کرو کبھی بھی امی کے حکم کی نافرمانی نہ کرو چیزوں کو ترتیب سے رکھا کرو اور کام کرنے کے بعد جلد سب کچھ سمیٹ کر واپس رکھ دیا کرو۔ ننھے سہیل نے بھی کچھ ایسی ہی فرمانبرداری دکھائی۔ آپی کے کہنے کے باوجود سب رنگوں کے برش ادھر ادھر مار کر سب صفائی کرکے خوش ہو رہا تھا کہ امی اور آپی شاباش دیں گی مگر جب شور و غل کے بعد یہ آواز سنائی دی کہ "یہ سنتے نہیں" تو جھٹ کمرہ سے باہر آن کھڑا ہوا کہ یہ "یہ" کون نہیں جو سنتے نہیں۔ آپی کو گویا چور مل گیا تھا بس کیا تھا دو چار لگائیں اور سنائیں اور چلدیں بے چارہ رو رو کر تھک کر وہیں سو گیا تھا....

ادھر امی اپنی میٹنگ اٹنڈ کرنے گئی ہوئی تھیں واپس لوٹیں تو اپنے لاڈلے بیٹے کو اس طرح برے حال میں سوئے دیکھ کر اپنا غصہ انم پر اتارنے کا اچھا بہانہ مل گیا وگرنہ وہ ہمیشہ بیٹیوں کا لحاظ کرتی ہیں کہ بیٹیاں پرایا دھن ہوتی ہیں انہیں کچھ نہ کہا جائے مگر آج تو گویا سب کچھ بھول گیا تھا شاید بیٹے کو جو ایسے سویا پایا تو دل بھر آیا ماں کی مامتا ہوتی ہی ایسی ہے تو بولنے لگیں کہ انم تمہیں تو یہ خیال رکھنا چاہئے تھا کہ امی گھر پر نہیں ہوتیں تو بڑی بیٹی ہی چھوٹے بھائی بہنوں کی ماں ہوتی ہے ماں کے گھر سے ہی بیٹیاں یہ سب سیکھتی ہیں۔ دیکھو نا بھائی کیسے سویا پڑا ہے اور یوں لگتا ہے کہ اس بے چارے نے کھانا بھی نہیں کھایا آؤ میرے بچے میں تمہیں کھانا کھلاؤں پہلے پھر بستر میں سلاؤں آ میرے گلے لگ جا دیکھیں کچن میں جاکر کہ تیری آپی نے کیا پکا رکھا ہے تیرے لئے.... کوکر سے ڈھکن جو اتارا تو خالی، فرج کھولا تو وہاں بھی کچھ پکا ہوا کھانا نظر نہ آیا گویا آج امی کا غصہ قیامت بن گیا کہنے لگیں کہ امی کیا گھر سے گئیں سب صفایا ہو گیا نظام بگڑ گیا نہ بھائی کو ٹھیک سے سنبھالا اور نہ کچن میں کھانا پکانے کی طرف دھیان دیا کہ اگر کھانے کو دیر ہو رہی ہے تو میں ہی کچھ کر رکھوں کتنی بار کہتی رہتی ہوں کہ بیٹا ہنڈیا روٹی پکانا تو لڑکی کو ضرور ہی آنا چاہئے مگر یہ ہے کہ سنتی ہی نہیں ..... بس پڑھائی پڑھائی ہر وقت ہوتی رہتی ہے.....

یہ آخری جملہ انم کے کانوں میں پڑا جبکہ وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی اسی دم اسے دروازے کی گھنٹی سنائی دی چونکہ یہ قریب ہی تھی جھٹ سے دروازہ کھولا دیکھا تو ابو جان نمودار ہوئے گویا انم کو ہمدردی لینے اور ساری روئیداد سنانے کا موقع مل گیا امی کی ساری ناراضگی کی وجہ بھی بتادی اور یہ بھی بتادیا کہ سہیل نے اس کے ہوم ورک کا ستیاناس کر دیا ہے جو کہ مجھے اپنا پروجیکٹ پورا کرکے کل ہینڈ اوور کرنا تھا اور یہ دیکھیں ابو جان اب امی خواہ مخواہ مجھ پر برس رہی ہیں اور پتہ ہے کیا کہہ رہی تھیں کہ یہ "سنتی ہی نہیں" ابو جان! آپ ہی بتائیے بھلا کیا یہ سچ نہیں ہے کہ میں کھانا بنانا اچھی طرح جانتی ہوں آصف کی منگنی پر اور سلیم کی آمین پر آپ کو یاد ہوگا کہ کیک اور سموسوں کے علاوہ چنوں کی مصالحہ دار چاٹ بھی تو میں نے ہی بنائی تھی اور سب لوگوں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سب چیزیں کسی نے بنائی ہیں بہت مزے کی بنی ہیں۔ اور ہاں ابو جانی اب آپ ہی بتائیے کہ جب آپکو پروموشن ہوئی تھی تو آپ نے ڈنر کا سارا انتظام مجھے ہی کرنے کو کہا تھا جس میں شامی کباب' روسٹ اور بریانی تک بنانے والی میں ہی تھی اور ہاں یاد تو کریں کہ یہ جو گولڈ کی چین میرے گلے میں ہے آپ ہی نے تو خوش ہو کر بطور انعام دی ہے مگر امی ہیں کہ آج اس قدر ناراض ہو رہی ہیں اور بولے جارہی ہیں میری "ایک نہیں سنتیں" آپ پلیز ان کو بتائیں اور یقین دلائیں کہ آج ذرا پڑھائی کی وجہ سے غافل ہو گئی تھی مجھے ایسے تو نہ کہیں کہ "میں سنتی ہی نہیں" مجھے اچھا نہیں لگتا بلکہ افسوس ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے خوش نہیں ہوتیں۔

اکثر گھروں میں دیکھا گیا ہے کہ "ابو" حضرات ہی بیٹیوں کو لاڈ میں بگاڑتے بھی ہیں (سارے ابو جانوں سے معذرت کے ساتھ) اور ساتھ کے ساتھ انوکھا پیار کرکے کچھ اس طرح اپنے لاڈ کا اظہار بھی کیا کرتے ہیں کہ بس بیٹا انم تم ناراض مت ہو آپ کی امی خواہ مخواہ ہی تم پر خفا ہو رہی ہیں کوئی اور ہی وجہ ہوگی ہو سکتا ہے ان کی میٹنگ میں کوئی بات ہوئی ہو کسی ممبر نے کچھ کہا ہو جو وہ پریشان گھر لوٹی ہیں اور سارا غصہ تم پر برس رہا ہے۔ بس تم میرا کہا مانو اور جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم ملکر باہر گھومنے پھرنے چلتے ہیں اور تم دیکھنا تھوڑی سی دیر میں سارا معاملہ صاف ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر چوہدری صاحب بیگم کے پاس آئے کندھوں پر ہاتھ رکھکر بات کرنا چاہتے تھے کہ بیگم جو پہلے ہی انہی کی وجہ سے غصہ میں بھری ہوئی تھیں بازو جھٹک کر بولیں کہ ایک آپ بھی ہیں کہ سنتے ہی نہیں ہزار بار کہا ہے کہ جب میں میٹنگ پر جایا کروں تو کم از کم آپ تو گھر پر رہا کریں اور بچوں کو تو سنبھال لیا کریں اب دیکھیں نہ کھانا بنا ہے اور نہ ہی گھر کی صفائی ہوئی ہے اور منا ہے تو وہ بھی رو رو کر سو گیا ہے بیچارہ بھوکا... یہ تو اللہ کا کرم ہے کہ ہمارے چوہدری صاحب ذرا حوصلے اور تحمل والے واقع ہوئے تھے پیار بھری آواز میں بیگم کو کہنے لگے اری چھوڑو یہ کھانا وانا پکانا آج میں تم سب کو چائنیز لئے چلتا ہوں تم آج اپنے گلابی جوڑے میں سجی ہوئی بہت اچھی لگ رہی ہو اور میں تھکا ہوا ابھی ابھی آیا ہوں وگرنہ میں ہی کچھ نہ کچھ کھانے کے لئے بنا لیتا یہ سن کر بیگم سب بیویوں کی طرح اپنا غصہ تھوک کر ذرا مسکرا دیں اور تیار ہونے کے لئے اپنے بیڈ روم کی طرف مڑی ہی تھیں کہ انم تیار ہو کر سیڑھیوں سے نیچے اتر آئی اور اپنے ابو سے مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ ابو جی میرا خیال ہے کہ میں آپ کے ساتھ نہ جاؤں بلکہ گھر میں رہ کر اپنا ہوم ورک مکمل کرلوں کیونکہ وقت کم ہے اور مجھے رات گئے تک جاگنا ہو گا۔ تم فکر نہ کرو ہم تمہارے لئے Take away لے آئیں گے اچھا ہے تم اپنے پراجیکٹ پورا کرلو آخر سال بھر کی محنت ہے ہم بھی جلد لوٹ آئیں گے امی ابو نے خوشی خوشی جانے کے لئے کار کی چابی لی اور دروازے سے باہر جانے ہی کو تھے کہ فون کی گھنٹی بجی... ریسیور جو اٹھایا کہ دیکھ لیں اور سن لیں کہ کوئی ضروری فون ہی نہ ہو۔ دیکھو نا بہن تم تکلف وغیرہ ہرگز نہ کرنا بس میں تھوڑی ہی دیر میں تمہارے ہاں آرہی ہوں۔ آخر اپنی نئی نویلی دلہن کو سب سے پہلے اپنے میکے کے رشتہ داروں کے ہاں ہی لے کر جانا چاہئے نا۔ کیا اجازت ہے۔ نرگس جواب دو نا میری بات سن کر خاموش کیوں ہو گئیں۔ میں تمہاری دور کی خالہ سہی مگر ہوں تو خالہ ہی نا۔ امی نے کہا ہاں خالہ ضرور آئیں میں گھر پر ہی ہوں مگر ساتھ ہم یہ سن رہے تھے کہ کچھ نہ کچھ تو بنانا ہو گا آخر دلہن ہمارے ہاں پہلی بار آرہی ہے نا۔ خواہ چاروناچار ہی امی نے کہا مگر خالہ نے ایک ہی سانس میں یہ بھی کہہ ڈالا کہ ہم زیادہ دیر نہیں بیٹھیں گے ابھی تو ساڑھے سات ہی بجے ہیں بس ایک آدھ گھنٹہ ہی رکیں گے کیونکہ ہم نے چائے کی پارٹی تو رفعت کے گھر سے کھائی ہے اب کھانا کیا کھائیں گے تم ہرگز زیادہ تکلف نہ کرنا.....بے چاری امی نے نہ معلوم کیسے اپنے دل کو مضبوط کرکے یہ کہہ دیا کہ آئیں خالہ ضرور آئیں رات بھی اپنی ہے جگ جگ جئے آپ کی بہو رانی آج تو سلیم بھی گھر پر ہی ہیں اور انم بھی پھر تو خالہ نے حسینہ کو بھی ساتھ لانے کے علاوہ چھوٹے سہیل کو بھی تیار ہونے کو کہہ دیا..... تو اچھا پھر ہم سب ہی آرہے ہیں۔

اوئی اللہ۔ یہ کیا بات ہوئی بھلا اپنا بھی تو کچھ سوچا ہوتا آج خدا خدا کرکے ہم دونوں ذرا سی تفریح کے لئے باہر جانے کو تھے کہ تم نے گھر پر ہی دعوت پکانے کا پروگرام بنا لیا بھلا اگر یہ کہہ دیا ہوتا کہ خالہ آج نہیں بلکہ کافی وقت لے کر دن کو آپ آجائیں اور کل یا پرسوں کا کہا ہوتا تو اچھا تھا مگر یہ جو ہیں نا آپکی امی ہیں کہ "سنتی ہی نہیں" ہم لاکھ اشاروں ہی اشاروں میں کہے جارہے تھے کہ خدارا آج ہمارا پروگرام ہے باہر کھانا کھانے جانے کا مگر کہاں سنتی ہیں یہ محترمہ...... بات پھر سننے اور سنانے پر ہی آگئی۔

آخری جملہ پھر سے پکڑا گیا اور امی جان جو ابو کو یہ بتانے آرہی تھیں کہ اب یہ تبدیلی پروگرام ہے آپ آئیں ذرا میری کچن میں تھوڑی سی مدد کردیں مگر ابو جی کا غصہ 100 ڈگری پر چلا گیا لگے چیزوں کو ادھر ادھر پٹخنے فریزر سے چکن نکال کر ڈیفراسٹ کرنے کے لئے رکھنے کی خاطر مائیکرو میں رکھ کر ذرا ترتیب میں لگ گئے امی نے قیمہ جو اس سے پہلے نکال کر پکانے کے لئے باہر رکھ گئے تھے دیکھا تو ڈیفراسٹ کی بجائے Cook پر رکھ گئے تھے اور اب اس قیمے کے کباب تو بن جائیں گے مگر کوفتے نہ بن پائیں گے قیمہ پک جو گیا ہے اور خالہ بی نے کوفتوں کی ہی فرمائش کر ڈالی تھی اور میں نے بھی تو خواہ مخواہ پسند پوچھ کر اپنے لئے کام بڑھا لیا۔ ادھر ننھا سہیل بھی سب کی مدد کے لئے آن پہنچا اور لگا پیاز اور لہسن کاٹنے اور چھری کو جو غلط طرف سے پکڑ کر چلایا تو انگلی پر گہرا کٹ آگیا اور خون خرابہ ہو گیا اور لگے باجی کی الماری سے دوائیاں ڈھونڈنے مگر انہوں نے کب ترتیب سے دوائیں لیبل لگا کر رکھی تھیں کہ جلدی مل جاتیں آخر امی نے ہی بتایا کہ جاؤ میری ہومیوپیتھی Kit سے "فاسفورس" اور "میلی فولیم" ہی لاکر دے دو بچہ بے چارہ نڈھال ہوا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ امی یہ کہے جارہی تھیں کہ ہزار بار کہا ہے بچے تم ایسی خطرناک چیزوں کو ہاتھ نہ لگایا کرو مگر تم سنتے کب ہو...

جلد بعد ہی خالہ اماں بڑی دھوم دھام سے وارد ہوئیں اور لگیں اپنی بہو کے جہیز کی تعریفیں کرنے کہ اس کے آنے سے تو ہمارے گھر میں تل رکھنے کو جگہ نہیں رہی ہر طرف سامان کے ڈھیر لگے رکھے ہیں اور ہمیں فرصت ہی نہیں کہ سمیٹیں۔ بھلا آپ نے کیوں منع کر دیا کہ جہیز نہ دیں آپ نے جو چاند جیسی نیک سیرت اور نیک صورت بیٹی ہمیں دے دی ہے اور کچھ نہیں چاہئے ہمیں۔ یہ بات جب میری امی نے خالہ سے کہی تو پتہ انہوں نے جواب میں کیا کہا کہ ہم نے تو بہت کہا تھا مگر "یہ سنتے ہی نہیں" روز نت نئی چیزیں لئے چلے آرہے بہو کے والدین کہ بس آپ ہماری بیٹی کو خوش رکھیں یہی ہماری خواہش ہے میں تو کہوں گی صد افسوس ایسے جہیز اور ایسے ماں باپ پر جو محض بیٹیاں دیتے اور لیتے دنیاوی چیزوں کے بدلے اور وعدے وعید بھی اسی سازوسامان پر کرتے ہیں خوشیاں دینے کے کاش یہ سن لیں اور وہ مان لیں اور حقیقی سکون اور راحت کے متلاشی بن جائیں۔

باتوں باتوں میں خالو جان نے ابو جان سے پوچھا بھائی دن کیسے گزرا تمہارا کیس تھا نا آج کورٹ کا بس کچھ نہ پوچھو میں نے اپنے وکیل کو کہہ رکھا تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو نفع یا نقصان تم جھوٹ ہرگز ہرگز نہ بولنا بلکہ بات صاف صاف کرنا مگر اس نے جہاں دیکھا کہ کیس ہاتھ سے نکلتا جارہا ہے اور ہار سامنے ہے تو جھٹ جھوٹ کا سہارا لے کر بات بدل دی اور کیس کو طول دیکر مزید جھوٹ پر جھوٹ بولتا چلا گیا اب بھلا ان وکلا کے کانوں کو بھی کچھ ہو گیا ہے کہ ہماری نہ سنیں حضرت صاحب کی بات تو سن لیں جبکہ ابھی چند روز ہوئے حضرت صاحب نے کس قدر زبردست خطبہ جھوٹ سے اجتناب کرنے اور سچ کو اپنانے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارے میں دیا ہے "جو یہ سنتے ہی نہیں" کیا کروں سخت پریشان ہوں۔

اچھا چلو مزید پریشان نہ ہو ساتھ ساتھ کھانا بھی تو کھاؤ نا جو تمہاری بہن نے اسقدر مزیدار بنا رکھا ہے اور سنو کچھ میری بھی آج کی کارگزاری... آفس میں آج سارے مزدوروں کی تنخواہ دینے کا آخری دن تھا اور میں نے بطور مینجر تنخواہ دینا تھی اور کلرک کو تو معلوم ہونا ہی چاہیے تھا کہ رقم بنک سے لا کر سب کے لئے لفافے تیار رکھنے تھے مگر وہ نالائق چھٹی پر چلا گیا اور مزدوروں کو تو کیش ہی چاہیے تھا۔ میں ذرا جلدی اس مقصد کے لئے دفتر چلا گیا اور ڈاک دیکھنے لگا تو اس میں ڈھیروں خط تھے جو مزدوروں نے اپنی ضروریات اور مہنگائی کی شکایت کے ساتھ ساتھ کسی نے ایڈوانس رقم کی بھی درخواست لکھ رکھی تھی اور معقول جواز تھے کہ کسی کا بچہ بیمار ہے کسی کے گھر کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ کسی کی بیٹی کی شادی ہے اور کوئی اپنی ماں کو حج پر بھجوانا چاہتا ہے۔ اب تم ہی سوچو سبھی مجبور اور ضرورت مند تھے اور ادھر میں نے دل میں عہد کیا کہ میں آج سب کو ان کے دل کی مرادیں پوری کرنے کے لئے کچھ ترقی بھی کروںنگا اور سب مطالبے ضرور پورے کرونگا شاید اللہ میری مشکلیں بھی آسان کردے مگر ہوا کیا کہ جونہی سیف کھولی کہ رقم نکالوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ خالی پڑا ہے۔ سر گھوم گیا مگر جلد ہی چوکیدار نے کہا صاحب آپ فکر نہ کریں میں ابھی جا کر بنک سے رقم لائے دیتا ہوں میں ہاں کہنے ہی والا تھا کہ خیال آیا کہ آج اور کل تو "بنک ہالیڈے" سارے بنک بند ہوں گے اور پھر ہفتہ اور اتوار کا دن تو ویسے ہی چھٹی ہوتی ہے یہ سب بے چارے غریب کیا کریں گے یہ سوچ کر میرے دل میں ایک ایسا درد اٹھا جو کبھی نہ اٹھا تھا ڈاکٹروں نے ہارٹ اٹیک کی تشخیص کی ہے مگر شکر ہے کہ اب تو میں بچ گیا ہوں آئندہ ایسا دھکا لگا تو کیا ہوگا..... کاش "یہ کارندے سن لیا کریں اور پھر عقل اور سمجھ سے اپنی ڈیوٹی کیا کریں نہ غریبوں کا دل دکھے اور نہ امیروں کو تکلیف ہو

......

ساس بہو کا جھگڑا اور قصے بھی سب ہی نے سنے ہوں گے مگر کبھی پیار کی مثالی داستان بھی سننے میں آئی ہے؟ آئی ہوگی مگر شاذونادر ہی ہوگی چلیں آج میں آپ کو سناتی ہوں شاید آپکو یقین نہ آئے کہ آج کی دنیا میں یہ بات ہو سکتی ہے۔ شازیہ کی شادی کو ابھی دو ہی سال ہوئے تھے کہ منّا بھی آگیا "بھابی" تو بے چاری خود نو بیاہتا بس یہی کوئی 18، 19 سال کی الھڑ سی لڑکی مگر ساس نے اس کو ماں کا سا پیار دے کر اپنے میکے سے بیگانہ کر دیا جب بھی کوئی عزیز رشتہ دار یا سہیلی وغیرہ پوچھتی کہ کہو شازیہ کیسی ہو تو جھٹ بغیر کہے سب کچھ بتانے لگتی کہ میں تو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی ہوں اس زمین پر میری امی نے کوئی سہولت یا آزادی کبھی نہ دی تھی جتنی اب مجھے ملی ہے شادی کے بعد ساس ہیں کہ بس فرشتہ۔ کہتی ہیں بیٹا جہاں جانا ہے جاؤ اور جو خریدنا ہے دل بھر کر خریدو اور پہنو اور جو کھانا ہو بتاؤ میں پکا کر دیتی ہوں بس یہ کہنا بجا ہوگا کہ میں خوب عیش کر رہی ہوں نہ معلوم کیسی لڑکیاں واپس میکے چلی جاتی ہیں میں تو کبھی بھولے سے بھی اپنے سسرال والوں کو برا بھلا نہ کہوں اور نہ ہی سوچوں آخر یہ بھی تو ماں ہی ہیں میری نہ سہی انجم ہی کی ماں ہیں ایک ہی بات ہے۔ شازیہ کی سہیلی یہ بات سن کر پہلے تو چپ رہی پھر اس کو خیال آیا کہ یہ بھولی ہے اتنی خوشی کہیں مٹی میں نہ مل جائے اور یہ ہنستی کھیلتی شازیہ کبھی دکھوں اور غموں کے گھیرے میں نہ آجائے چلو میں اس کو اپنی دوستی کے ناطے کچھ سمجھا دوں کہ ماں سے بڑھ کر اس دنیا میں تمہارا کوئی ہمدرد یا پیار کرنیوالا نہیں ہو سکتا تم امی کو ضرور خط لکھا کرو۔ فون کیا کرو اور اگر جلد ہو سکے تو جا کر مل بھی آؤ وہ بھی تمہیں دیکھ کر خوش ہوں گی اور منے کو دعائیں دیں گی جو ساری عمر کام آئیں گی۔ مگر شازیہ کو یہ کہنا اچھا نہ لگا تم کون ہوتی ہو مجھے سمجھانے والی جاؤ اپنا کام کرو میری مرضی جو میں نے کرنا ہے اور جب کرنا ہے۔ پھر نہ مجھے ایسی باتیں سنانا ان باتوں سے تو یہ لگتا ہے کہ تم مجھے خوش دیکھ کر خوش نہیں ہوئیں بس آج سے میری تمہاری دوستی ختم۔ سنا۔ اور یہ کہہ کر دروازہ بند کر کے اندر چلی گئی۔ اور میں اپنا سا منہ لئے گھر لوٹی اور پچھتاتے ہوئے شرمندہ بھی ہوتی رہی کہ میں نے خواہ مخواہ بڑی بی بن کر واقعی کچھ زیادہ باتیں ہی شازیہ کو کہہ دی ہوں گی۔ مگر شازیہ کو کچھ بھی اثر نہ ہوا اور وہ پیار اور دولت کے نشہ میں نہ جانے کس قدر ڈوب گئی تھی جب ہوش میں آئی تو یہ دیر ہو چکی تھی شازیہ کی بھابی نے کئی بار فون کر کے کہا تھا شازی ڈارلنگ خالہ جان بہت بیمار ہیں اور تمہیں بہت یاد کرتی ہیں ایک بار تو میکے آجاؤ اور آن کر ان سے مل جاؤ جواب میں اس نے یہی کہا تھا کہ نہ بھابی اب میں منے کی دوسری سالگرہ اور اپنی شادی کی تیسری سالگرہ منانے کے بعد ہی آنے کا پروگرام بناؤں گی بہت سارے انتظامات کرنا ہیں لہذا ماما سے کہہ دو کہ بعد میں آؤں گی مگر قدرت کو جو منظور تھا امی کو بلاوا آگیا اور وہ عازم سفر آخرت ہو گئیں کاش میں نے اپنی سہیلی نادیہ کی بات سن لی ہوتی۔ یہی وہ الفاظ تھے جو وہ بار بار کہے جاتی تھی جب ماں کو آخری بار ابدی نیند سوئے دیکھا ماں ماں ہی ہوتی ہے اچھی بات ماننے میں خدا بھی خوش ہوتا ہے اور ماں بھی۔

دیکھو نا ہماری امی کا موڈ کتنا اچھا تھا مگر جب سے یہ بارش شروع ہوئی ہے امی ایک ہی بات بار بار دہرائے چلی جاتی ہیں کہ آشی میں نے تمہیں کہا تھا کہ صحن میں ہینگر پر لٹکائے کپڑے اتار کر اندر لے آؤ۔ بارش کے آثار معلوم ہوتے ہیں یہ نہ ہو کہ کہیں لحافوں کے کور۔ تولیے اور پردے بھیگ نہ جائیں مگر شومئی قسمت میں بھول گئی اور وہی ہوا مجھے یہ سننا پڑا کہ بچے سنتے ہی نہیں۔ اگرچہ کپڑے میں اندر لے آئی ہوں مگر امی تو بس یہی کہتی ہیں کہ بیٹا بات سنو بھی تو وقت پر عمل بھی کرو جبھی فائدہ ہوتا ہے اب یہ بھیگے ہوئے کپڑے سوکھ تو جائیں گے ہی دو تین روز میں مگر ان میں نہ وہ سفیدی ہوگی اور نہ تازگی اور نہ وہ خوشبو جو اجلے کپڑوں میں ہوتی ہے جو دھوپ میں سوکھیں

باقی صفحہ 7 پر

اخبار احمدیہ لندن میں شائع شدہ خبر

مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

وفات پاگئے "(-) ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"

لندن (نمائندہ الفضل) امیر جماعت احمدیہ برطانیہ، مکرم آفتاب احمد خان صاحب مورخہ یکم اکتوبر 1996ء بروز منگل اپنے گھر میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرماگئے۔

(آپ) دس سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر تھے۔ آپ نے اپنے عرصہ امارت میں جماعت کی ترقی اور بہبود کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

اس وصال کی اطلاع جونہی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں ہارٹلے پول میں پہنچی تو حضرت صاحب اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں پہلے مکرم آفتاب احمد خان صاحب کے گھر ان کی اہلیہ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ سے تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔

حضرت صاحب نے بیت الفضل لندن پہنچ کر مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب، نائب امیر یو۔ کے۔ کو بطور امیر برطانیہ مقرر فرمایا اور آپ کی نگرانی میں مکرم آفتاب احمد خان صاحب کی تجہیز و تکفین کے جملہ انتظامات کئے گئے۔

مورخہ 4۔ اکتوبر بروز جمعہ صبح دس بجے میت محمود ہال میں رکھی گئی جہاں آنے والے احباب نے اپنے امیر صاحب کے چہرہ کی زیارت کی۔ جمعہ سے کچھ دیر پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع محمود ہال تشریف لائے اور محترم آفتاب احمد خان کا چہرہ دیکھا، اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے ان کے تابوت کو کندھا دیا اور دیگر خدام کے ساتھ بیت الفضل سے باہر محراب تک پہنچایا تاکہ بعد جمعہ جنازہ ادا کیا جاسکے۔ اس کے بعد خطبہ میں حضرت صاحب نے یہ مضمون بیان فرمایا کہ اس دنیا کی ہر چیز مٹنے والی اور ختم ہونے والی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آفتاب احمد خان صاحب کے وصال کے نتیجہ میں جو خلاء ہمارے اندر پیدا ہوا ہے وہ خلاء اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے بکثرت پیدا ہوں۔ آپ انگلستان کے امیر تھے اور آپ نے شاندار اور کامیاب امارت فرمائی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب مجھے ان کے وصال کی اطلاع ملی میں ہارٹلے پول میں تھا۔ اور سوائے اس کے میرے دل سے کوئی آواز نہیں اٹھی کہ "(-) ہمارا پیارا بھائی ہم سے جدا ہو گیا۔"

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کو ملنے والی ایک خدائی خبر کا ذکر بھی فرمایا جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت سے درج ہے کہ (-) ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا۔" حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں ایک معین شخص نہ بتا کر اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ ایسے بہت سے پاک وجود اس دنیا سے رخصت ہوتے رہیں گے جن کے وصال کی خبر سے ایمان والوں کے دل سے یہ آواز اٹھے گی "(-) ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا۔"

حضرت صاحب نے آفتاب احمد خان صاحب کی نیکیوں اور خوبیوں کا مختصراً ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ 24۔ ستمبر 1924ء کو پیدا ہوئے۔ آپ ثناء اللہ خان صاحب کے بیٹے تھے۔ گورنمنٹ لاہور سے ایم۔ اے۔ کیا۔ ابتدائی طور پر گارڈن کالج راولپنڈی میں لیکچرار رہے۔ پاکستان بننے کے بعد وزارت خارجہ میں ملازمت شروع کی۔ سیاسی مبصر کی حیثیت سے مختلف ممالک میں خدمات سرانجام دیں۔ وزارت خارجہ میں ڈائریکٹر جنرل رہے۔ اٹلی اور یوگوسلاویہ میں سفیر رہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا 1986ء میں انہیں جماعت احمدیہ برطانیہ کا امیر مقرر کیا گیا ان کو جیسا میں نے تیار کیا اس رنگ میں وہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ہمیشہ میرے مشورہ سے قدم اٹھاتے لیکن اس کے ساتھ اپنی رائے کو بھی بے تکلفی سے میرے سامنے پیش کر دیا کرتے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے ان سے بیرونی تعلقات میں بھی بہت کام لیا ہے بحیثیت ایک نہایت ذہین، کامیاب اور شریف النفس ڈپلومیٹ کے ان کا تعلق اپنے ماتحتوں سے بھی بہت گہرا تھا اور اپنے افسران سے بھی بہت گہرا تھا۔

حضرت صاحب نے آپ کا نہایت محبت بھرا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آفتاب احمد خان صاحب نے جملہ فرائض بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دئے اور بہت نیک انجام کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ حقیقتاً "(-) ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"، اور اس دنیا میں چل دیا جو دائمی ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی جبروت و جلال اور ما لکیت جلوہ گر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس وقت آپ کو اپنی رحمت کے سائے تلے رکھے۔

جمعہ و عصر کے ادا کرنے کے بعد حضرت صاحب نے بیت الفضل کے احاطہ میں تشریف لا کر جنازہ پڑھایا۔ اس موقع پر وانڈزورتھ کے علاقہ کے ڈپٹی میئر س، جناب ڈیوڈ ملر ممبر آف پارلیمنٹ، سابق میئر وانڈزورتھ اور دیگر سوشل اداروں کے نمائندے موجود تھے۔ اور انہوں نے حضرت صاحب سے فرداً فرداً اظہار تعزیت کیا اور آفتاب احمد خان صاحب کی خدمات اور صلاحیتوں کو سراہا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے احباب کثرت سے دور دراز سے علاقوں سے سفر کر کے تشریف لائے تھے۔ اس کے علاوہ یورپ کے کئی ممالک کے امراء یا ان کے نمائندگان بھی جنازہ میں شامل ہوئے۔ جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت تدفین کے لئے بروک وڈ احمدیہ قبرستان لے جائی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

فرانس کی طرف سے عراق کی حمایت

فرانس نے کہا ہے کہ وہ اب شمالی عراق پر امریکی قیادت میں فضائی نگرانی کی پروازوں میں شرکت نہیں کرے گا۔ وائس آف امریکہ کے مطابق فرانسیسی وزارت خارجہ کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ فرانس اس کارروائی سے الگ ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس کارروائی کا اب انسانیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہ گیا۔ بلکہ یہ کارروائی صرف عراق کو زچ کرنے کی کوشش رہ گئی ہے۔

شمالی عراق میں عراق کی فضائی نگرانی 1991ء کی خلیج کی جنگ کے بعد شروع کی گئی تھی۔ تاکہ عراقی کردوں کو عراقی فوجی حملوں کے خلاف تحفظ فراہم کیا جاسکے۔ اس کارروائی میں امریکہ برطانیہ اور فرانس شرکت کرتے آئے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ 1990ء میں عراق پر اقوام متحدہ کی طرف سے 'امریکی دباؤ کے نتیجے میں جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں اب کئی ملک اس کے حق میں نہیں رہے۔ کیونکہ عراق کو شکست کے بعد فوجی طور پر مفلوج کیا جاچکا ہے اور اب عراق کسی بھی ملک کے خلاف کسی بھی جارحیت کے قابل نہیں رہا۔ ان اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے عراق میں عام شہری کی زندگی تلخ ہو کر رہ گئی ہے۔ اب عراق کا معاملہ عراق کی مخالفت کی بجائے انسانی حقوق کے تقاضوں کی وجہ سے عراق کی حمایت میں بدل چکا ہے۔ معصوم اور بے گناہ عراقی شہری جو سزا بھگت رہے ہیں اب اس کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ لیکن امریکہ عراق کو معاف کرنے کو تیار نہیں ہے اور محض ہٹ دھرمی کی وجہ سے عراق کی مخالفت میں ادھار کھائے بیٹھا ہے۔

یہ وقت ہے کہ عالمی برادری اپنے فرائض کا احساس کرکے امریکہ کے مظالم کے خلاف آواز اٹھائے اور اقوام متحدہ کی پابندیوں کو ختم کرنے کے لئے امریکہ کے خلاف رد عمل کا مظاہرہ کرے۔ امریکہ کے سپر پاور ہونے کی وجہ سے کئی چھوٹے ممالک تو یوں بھی امریکہ کے خلاف دم نہیں مار سکتے لیکن فرانس نے اس اصول سے بغاوت کرکے اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہہ دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بڑے ممالک اس سلسلے میں چھوٹے ممالک کی آواز بن جائیں اور عراق کے معصوم شہریوں کی جانوں کی حفاظت کی خاطر اور ان کی زندگیوں کو تلخی سے بچانے کی خاطر یہ پابندیاں ختم کروائیں۔

○○○

انڈونیشیا میں مذہبی فسادات

دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا میں عیسائیوں کے خلاف مذہبی فسادات کم ہونے کی بجائے اور زیادہ پھیل گئے ہیں۔

انڈونیشیا کے علاقے مغربی جاوا میں پھوٹنے والے ان فسادات نے دیگر قصبوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اور وہاں بھی مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان مذہبی بنیادوں پر تصادم شروع ہو گیا ہے۔ ان فسادات کے نتیجے میں درجنوں افراد زخمی اور ہلاک ہو رہے ہیں۔

درایں اثناء انڈونیشیا میں سینکڑوں فوجی شہروں کی سڑکوں پر گشت کر رہے ہیں۔ جہاں مسلح طلباء نے ہنگامہ مچا رکھا ہے۔ وہ چینی بیوپاریوں کی دکانوں کو توڑ چھوڑ رہے ہیں۔

ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ عیسائی گرجا گھروں کو بھی آگ لگائی گئی ہے۔ ناسک سلایا نامی شہر میں آدھی رات کے بعد ایک لکڑی کے فرنیچر کے گودام میں آگ لگائی گئی جس نے جلد ہی اپنے آس پاس کے مکانات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

چینیوں کے خلاف حملوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ مذہبی بنیادوں پر شروع ہونے والے یہ فسادات اب نسلی بنیادوں پر بھی پھیل رہے ہیں۔ یہ بات انڈونیشیا کے امن و امان کے خلاف ایک سنگین خطرہ ہے۔ کیونکہ مذہبی بنیادوں پر ہونے والے ان فسادات کو تو شاید کنٹرول کر لیا جائے لیکن نسلی بنیادوں میں منتقل ہو جانے والے فسادات کو جلد کنٹرول کرنا مشکل ہو گا۔ اور اس صورت میں کشت و خون میں بہت زیادہ اضافہ ہو جانے کے خطرات نمایاں دکھائی دے رہے ہیں۔

○○○

اسرائیل میں پہیہ جام ہڑتال

اسرائیل کی حکومت سیاسی سطح پر تو عربوں اور فلسطینیوں کے خلاف محاذ آرائی اختیار کئے ہوئے تھی لیکن اب تازہ خبروں کے مطابق اسرائیلی حکومت اندرون ملک عوام سے بھی محاذ آرائی اختیار کئے ہوئے ہے۔

اسرائیل کی حکومت نے جو اقتصادی منصوبہ پیش کیا تھا اس کے خلاف لیبر یونین نے پہیہ جام ہڑتال کی اپیل کی تھی۔ یہ ہڑتال کامیاب رہی چنانچہ اس کی وجہ سے اسرائیل میں پروازیں' ڈاک اور ٹیلی مواصلات کا نظام دوسرے روز بھی معطل رہا۔

اسرائیل سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق بندگارہوں پر بھی کام بند رہا۔ اور ریل گاڑیاں بھی نہیں چلیں۔ جس کی وجہ سے ہزاروں مسافر مختلف جگہوں پر پھنس کر رہ گئے ہیں۔ یہ ہڑتال لیبر یونین کی اپیل پر کی گئی تھی۔ ہڑتال کارکن اور مزدور اسرائیلی حکومت کے اقتصادی منصوبے میں نج کاری کے منصوبوں کے خلاف سخت احتجاج کر رہے ہیں۔ ہڑتال کی کامیابی بتا رہی ہے کہ اسرائیلی حکومت کے خلاف رائے عامہ زیادہ منظم ہو چکی ہے۔ اور اگر یہ صورت حال جاری رہی تو اسرائیل اندرونی اور بیرونی محاذوں دونوں جگہوں پر ناکامی کا شکار ہو جائے گا۔ اس حکومت کو آئے ہوئے ابھی سال بھر ہی ہوا ہے اس لئے اس کو اپنی پانچ سالہ مدت پوری کرنا مشکل ہو جائے گا۔

دعائے مستجاب

ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ ان کے محلہ میں بادشاہی دربار کے بعض آدمی رات کو گانے بجانے کا شغل رکھتے۔ انہوں نے کئی دفعہ سمجھایا کہ لوگوں کی نیندیں اور عبادتیں خراب ہوتی ہیں تم اس شغل کو ترک کر دو مگر وہ نہ مانے۔ جب انہوں نے بار بار کہا تو اس خیال کے ماتحت کہ کہیں یہ محلہ والوں سے مل کر ہمیں روکنے کا تہیہ نہ کر لیں۔ انہوں نے شاہی پہرہ داروں کا انتظام کر لیا۔ جب اس بزرگ کو اطلاع ملی تو انہوں نے کہا۔ اچھا۔ انہوں نے اپنی حفاظت کے لئے فوج بلالی ہے۔ تو ہم بھی رات کے تیروں سے ان کا مقابلہ کریں گے معلوم ہوتا ہے ان لوگوں کے دلوں میں ابھی کچھ نیکی باقی تھی۔ جونہی ان کے کان میں یہ آواز پڑی کہ ہم رات کے تیروں سے مقابلہ کریں گے وہ دوڑتے ہوئے اس بزرگ کے پاس آئے اور کہنے لگے ان تیروں کے مقابلہ کی ہم میں طاقت نہیں۔ ہم اپنے شغل سے باز آئے۔

خلوص دل سے کی گئی دعا کی عظمت اور اثر انگیزی بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

پس دعا ایسا ہتھیار ہے کہ اگر کوئی کامل یقین اور پختہ ارادہ کے ساتھ اس سے کام لیتا ہے تو اس کے مقابلہ میں کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔ میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ آپ لوگوں میں سے بعض امراء ہیں وہ مالی لحاظ سے تحریک جدید میں زیادہ حصہ لیں گے بعض اہل علم ہیں وہ (دعوت الی اللہ کے) لحاظ سے تحریک جدید میں زیادہ حصہ لیں گے۔ بعض اہل حرفہ ہیں وہ مثلاً غیر ممالک میں نکل جانے کے لحاظ سے تحریک جدید میں زیادہ حصہ لیں گے...... مگر کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ اپنے پاس مال رکھتے ہوں نہ دولت' نہ علم' نہ حرفہ' نہ فن وہ دل میں کڑھتے ہوں گے اور کہتے ہوں ہمارا اس ثواب میں کیا حصہ ہے اور خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والوں میں ہم کیوں کر شامل ہوں۔ میں نے بتایا تھا کہ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کا بھی تحریک میں حصہ رکھا ہے جو دوسروں سے کسی طرح کم نہیں اور وہ ہے کہ وہ دعا کریں کہ اس جنگ میں جو آج ہمیں دوسروں سے درپیش ہے خدا تعالیٰ ہمیں فتح دے اور مقابلہ کرنے والے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کرے۔ اس عمل کے نتیجہ میں وہ ان لوگوں سے پیچھے نہیں رہتے جو مال رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں جو طاقت رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں طاقت خرچ کرتے ہیں۔ جو فن رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی فنی خدمات پیش کر رہے ہیں اور گو دنیا کی نگاہوں میں یہ دعائیں ہیچ نظر آتی ہوں اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ محض زبانی دعائیں ہیچ ہی ہوتی ہیں لیکن پگھلے ہوئے دل کی دعا ہیچ نہیں ہوتی بلکہ وہ بہت بڑی قیمت رکھتی ہے۔

دعا کیا ہے؟ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرمایا

کرتے تھے۔ وہ اس قسم کا سوال ہے جس کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جائے

یعنی سوال کرنا موت ہے اور مانگنے والے کو چاہئے کہ وہ اپنے آقا کے دروازے پر مر جائے۔ تب اسے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ پس وہ دعا جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہے وہ دعا جو اس کی رحمت کو کھینچ لاتی ہے وہ مضطر والی دعا ہے۔ وہ دعا ہے جو دل کا خون کر دیتی ہے۔ اگر وہ دل کا خون کسی شیشی میں گرایا جاسکے یا کسی کٹوری میں جمع کیا جاسکے تو بتاؤ وہ لوگ زیادہ قابل قدر سمجھے جائیں گے جو سونا چاندی یا پیتل خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں یا وہ زیادہ قابل قدر سمجھا جائے گا جس نے اپنے دل کا خون خدا تعالیٰ کے آگے پیش کر دیا۔ بے شک دنیا کے لوگ اس دل کے خون کی قدر نہیں کرتے کیونکہ انہیں وہ خون نظر نہیں آتا انہیں صرف سونا چاندی اور اس کے سکے دکھائی دیتے ہیں لیکن ہمارا خدا وہ ہے جو عالم الغیب ہے وہ جانتا ہے کہ گو اس کے ایک بندے کے پاس سونا چاندی نہیں مگر دین کے غم میں اس کا دل خون ہو رہا ہے اور یہ ہمارے پاس خون دل کا ہدیہ لے کر آیا ہے جس کے مقابلہ پر سونے اور چاندی کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ ایک مالدار کے سونے اور چاندی کے سکوں کی اور ایک طاقتور کی طاقت اور قوت کی بھی وہ اسی وقت قربانی قبول کرتا ہے جب ان پر دل کے خون کی پالش ہو ورنہ وہ اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ پس ایک مالدار کی قربانی اور ایک طاقتور جسم رکھنے والے کی قربانی بھی اسی وقت الٰہی دربار میں قبول ہو سکتی ہے۔ جب اس پر دل کے خون کے قطرے پڑے ہوئے ہوں ورنہ وہ قربانی اس کے منہ پر ماری جاتی ہے۔

تحریک جدید میں بچوں کو شامل کرنے کی تحریک

○ بحوالہ خطبہ بتاریخ 7- دسمبر 57ء امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور اپنی اولادوں کو بھی نصیحت کرتے رہیں"۔

فہرست ہائے وعدہ جات میں بچوں کی شمولیت میں کمی دیکھتے ہوئے عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ والدین کو حضرت امام جماعت الثانی کا مذکورہ بالا ارشاد سنا کر ان کی حیثیت کے مطابق بچوں کے وعدے بھی حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یاسین صاحب سکنہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ کو مورخہ 21- دسمبر 1996ء کو دائیں جانب فالج کا شدید حملہ ہوا ہے کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں خیر محمد احمدی صاحب ڈیرہ غازی خان کی دائیں آنکھ کا موتیا کا اپریشن ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی سے بچائے اور صحت کاملہ سے نوازے۔

○ مکرم منیر ذوالفقار صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ ضلع عمرکوٹ سندھ کوچ کے ایک خطرناک حادثے میں شدید زخمی ہو گئے ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح ورخصتانہ

○ مکرم ملک محمد صدیق صاحب پنشنرز واہ کینٹ حال نیویارک امریکہ کے بیٹے مکرم محمد محمود احمد ملک کا نکاح ہمراہ عزیزہ منصورہ یاسمین طارق صاحبہ بنت مکرم رفیق احمد صاحب طارق آف نیوجرسی امریکہ سے ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مورخہ 20- دسمبر بیت اسلام آباد میں محترم مولانا اقبال احمد صاحب نجم مربی سلسلہ نے پڑھا۔ تقریب رخصتانہ اسی روز عمل میں آئی اور اگلے روز اسلام آباد ہوٹل میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔

دلہا اور دلہن دونوں حضرت محمد الدین صاحب درویش قادیان رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسہ اور پوتی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جماعت کے لئے اور دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک شجاع الدین صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او محکمہ انہار ابن مکرم ڈاکٹر لعل دین صاحب (وفات یافتہ) بعمر 70 سال 11- دسمبر 1996ء کی شب لاہور میں وفات پاگئے۔

12- دسمبر 1996ء کو ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اسی روز بعد عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی نے جنازہ پڑھایا۔ بوجہ موصی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ نے دعا کروائی موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم طارق محمود جاوید صاحب مربی سلسلہ سیرالیون لکھتے ہیں۔

خاکسار کے سب سے چھوٹے بھائی مکرم طاہر محمود صاحب آف نیویارک امریکہ ابن مکرم محمد شریف صاحب آف نیویارک حال ربوہ کی تقریب شادی ہمراہ مکرمہ نادیہ اجمل صاحبہ بنت مکرم رانا محمد اجمل صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مورخہ 96-12-12 بروز جمعرات انجام پائی۔ نکاح کا اعلان محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے فرمایا اور رخصتی کے وقت مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز 96-12-13 بروز جمعہ 2 بجے دوپہر دارالعلوم غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب نے بکثرت شرکت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر محترم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت ہو۔

○ مکرم چوہدری نعیم اختر صاحب ابن مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب (وفات یافتہ) کی شادی کی تقریب فیصل آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں محترمہ رفعت مقصود صاحبہ بنت مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب آف ملویانوالہ کے ساتھ مورخہ 96-12-11 کو منعقد ہوئی۔ نکاح کا اعلان مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ رخصتی کے موقعہ پر مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں ناظم تشخیص جائیداد (موصیان) نے دعا کروائی۔ اگلے روز مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب نے اپنے مکان واقع دارالرحمت وسطی میں وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت بھی مدعو تھے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل سے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

نمایاں کامیابی

○ پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب کی بھانجی عزیزہ سارہ احمد ملک بنت مکرم ڈاکٹر ملک رفیق احمد صاحب آرکیٹکٹ انجینئر نے کیمبرج یونیورسٹی انگلستان کے O-Level امتحان منعقدہ جون 1996ء میں آٹھوں مضامین میں A درجہ یعنی 8A's حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

تحریک جدید میں حصہ لینا بہت بڑی خدمت ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں (دین حق) احمدی (مربیوں) سے تقویت پارہا ہے اور ان کے لئے چندہ کے وعدے بھجوانا (چاہے وہ فوری طور پر ادانہ کئے جائیں) ایک بڑی دینی خدمت ہے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہے"

وکیل المال اول تحریک جدید

بقیہ صفحہ 1

کہیں گے ہم مانتے تو نہیں خدا کو لیکن آدمی اچھا ہے جو خدا کی طرف بلا رہا ہے۔ اس دعوت کی طرف بلائیں تو یہ قول حسن یعنی سب سے خوبصورت قول ہے مگر اس کو رفعت کیا چیز بخشتی ہے آپ کا نیک عمل، اگر نیک عمل ساتھ نہ ہو تو بعض دفعہ یہ قول الٹا پڑ جاتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ کہتے ہیں حالت دیکھو ذرا بلا کس طرف رہا ہے اور اپنا کیا حال ہے۔ گنجا سر کے گنجے پن کی دوائیں بیچتا پھرتا ہو تو کون ہے جو اس کی طرف توجہ دے گا سوائے اس کے کہ لوگ ہنسیں گے اور مذاق اڑا کر الگ ہو جائیں۔

اس لئے آپ کا بنیادی فرض ہے کہ یہ روزمرہ کی حکمت کی عام باتیں ہیں ان کو تو سمجھیں ان میں کوئی اینچ پینچ نہیں، کوئی گہرا فلسفہ نہیں ہے، بڑی معرفت کی بات نہیں ہے، سادہ سی بات ہے۔ کہ جس کی طرف آپ نے بلانا ہے اس کی طرف بڑھنے کی خود کوشش شروع کریں۔ اور جب آپ کوشش شروع کریں گے تو اس کے نتیجے میں ایک تو برکت وہ ہے جو سچائی کی برکت ہوتی ہے۔ ایک انسان جب یقین کرتا ہے کہ اللہ ہی ٹھیک ہے، اللہ ہی کی طرف جانا ہے تو اس کے اندر ایک سچائی کی طاقت پیدا ہوتی ہے اور اس کی کوششوں کے بعد وہ سچائی کی طاقت ہے جو اس کے قول کو نصیب ہوتی ہے۔ سچے آدمی کی بات دنیا سنتی بھی ہے اور دنیا پر وہ اثر انداز بھی ہوتی ہے اور یہاں سچائی کا ایک معنی ہے جو آپ کے لئے سمجھنا ضروری ہے۔

(از خطبہ 18- اکتوبر 1996ء)

بقیہ صفحہ 3

کے بنائے ہوئے اصولوں پر عمل کریں۔ اس موقع پر گورنمنٹ کالج کے پرنسپل "ڈاکٹر خالد آفتاب نے ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمات کے پیش نظر کالج کی سنٹرل لائبریری کو ڈاکٹر سلام لائبریری کا نام دینے۔ ہر سال "پروفیسر سلام میڈل" فزکس اور ریاضی کے شعبے میں شروع کرنے اور فزکس ڈیپارٹمنٹ میں ڈاکٹر سلام کے نام کی چیئر رکھنے کا اعلان کیا۔ اس موقع پر دیگر مقررین نے بھی اس چیز پر زور دیا کہ مختلف اوقات کی حکومتوں نے ڈاکٹر سلام کی خدمات کی اس طرح سرپرستی نہیں کی جس طرح اس کا حق ہونا چاہئے تھا۔ اگر ایوب حکومت ان کی تجاویز پر عمل درآمد کرالیتی تو آج پاکستان بھارت سے نیوکلیئر کے شعبہ میں بہت آگے ہوتا۔ اس موقع پر ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر منیر احمد خان اور ڈاکٹر صغیر سمیت دیگر مقررین نے بھی اظہار خیال کیا جبکہ ڈاکٹر عبدالسلام کے بھائی بھی اس ریفرنس میں شریک تھے۔

(ہفت روزہ لاہور- 21- دسمبر 1996ء)

بقیہ صفحہ 5

یہ یاد رکھنے کی بات ہے گویا کام کرو تو وقت پر بھی کرو ایسے ہی بعض کارکنان صفائی کا کام وغیرہ بہت عمدگی سے کر کے سارا علاقہ صاف کر چکے تو شاباش ملی مگر جب یہ پتہ چلا کہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر جو اس روز ایک طرف کو لگا دیئے گئے تھے اب اردگرد کے علاقوں کو متعفن کر رہے ہیں یہ تو نہ کہا تھا کہ صفائی کرو اور مکمل طور پر کرو۔ بعض اوقات بچوں کو امی کی بات غلط ثابت کر کے واپس لوٹانے کا۔ امی بیٹھی اپنے مضمون لکھے جارہی ہیں کہ احمدیہ ٹی وی پر ان کی پسند کے پروگرام آنے کا ان کو بار بار بتایا گیا اور نہ آسکیں اپنے مضمون کی تکمیل میں مگن تھیں اور جب پورا کرنے کے بعد بچوں کو کہنے لگیں کہ آج میرا پروگرام آیا تھا کیا؟ کہنے لگے ہاں امی جب آرہا تھا ہم نے آپکو آواز دی تھی مگر آپ سنتی کب ہیں ؟....

یہ سنتے نہیں کی گردان سن سن کر ہم تنگ آگئے ہیں اور اب مزید "یہ سنتے نہیں" سننا نہیں چاہتے۔ اس سنتے نہیں "سنتے نہیں" کے شوروغل سے نکل کر ایسے سکون واطمینان میں آنا چاہتے ہیں جہاں اَمنّا وصدقنا کا ماحول ہو۔ ہر بات سنجیدگی سے سنی جائے اور سنجیدگی سے اس پر عمل ہو۔ ہر روز کتنی پیاری پیاری باتیں اور آوازیں ہمارے کانوں تک پہنچتی ہیں کاش ہم ان پر عمل کر سکیں اور ان راہوں پر چل سکیں جن راہوں کی طرف وہ ہمیں بلاتی ہیں تا ہمیں وہ رضا اور وہ خوشنودی حاصل ہو جو ہمارے انجام بخیر کی ضامن ہے۔

بقیہ صفحہ 5

گئی۔ 4 بجے کے بعد حضرت صاحب قبرستان تشریف لائے اور آفتاب احمد خان صاحب کی میت کو کاندھا دیا، اپنے ہاتھ سے قبر میں اتارا اور مٹی ڈالی۔ آپ کی تدفین مقبرہ موصیان میں ہوئی۔ قبر کی تیاری کے بعد حضرت صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

(اخبار احمدیہ لندن: نومبر دسمبر 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم - جنوری-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور میں تحریک جعفریہ کے مرکزی رہنما ذوالفقار نقوی ان کے بیٹے' ایک دوست' سرکاری محافظ اور ڈرائیور کو رکھ چند رائے موڑ پر گھات میں کھڑے دو نقاب پوشوں نے گولیوں کا نشانہ بنایا اور ہلاک کر دیا ملزم گوالہ کالونی کی طرف پیدل فرار ہو گئے۔ یہ واقع صبح ساڑھے دس بجے پیش آیا۔ ذوالفقار نقوی تحریک جعفریہ کے مرکزی رہنما ہونے کے علاوہ ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے نائب صدر بھی تھے۔ آپ صوبائی اسمبلی کے امیدوار بھی تھے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ایک فل بنچ نے قرار دیا ہے کہ آئین کے تحفظ کا حلف اٹھانے کے بعد اعلیٰ عدلیہ کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ آرٹیکلز 62 اور 63 سمیت پورے آئین پر عمل داری کو یقینی بنائے۔ کہا گیا ہے کہ یہ دونوں آرٹیکل بڑے اہم ہیں مگر افسوس ہے یہ ایک "مقدس خواہش" ہی رہی۔ گزشتہ تین انتخابات میں ان پر پوری طرح عمل نہیں ہوا۔ بے نظیر بھٹو آرٹیکل 62 اور 63 پر پوری اترتی ہیں یا نہیں اس کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ معاملات متعلقہ حکام کے سامنے ہیں۔

○ گورنر پنجاب نے جماعت اسلامی کی تحریک میں قتل ہونے والے تین کارکنوں کے قتل میں مبینہ طور پر ملوث ہونے پر سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سابق وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر اور سابق وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی سابق سینئر وزیر ملک مشتاق اعوان اور راولپنڈی اور لاہور کی انتظامیہ کے خلاف ہائی کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ایف۔ آئی۔ آر درج کرنے کی ہدایت کی ہے۔ جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ کی شکایت پر گورنر نے وزیر قانون اور چیف سیکرٹری کو ہدایت کی کہ جماعت اسلامی کے کارکنوں کی ہلاکت پر ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف اپیل واپس لے لی جائے۔

○ حکومت نے الیکشن کمیشن کو مالی خود مختاری دینے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ اس فیصلہ کے نتیجہ میں سپریم کورٹ' قومی اسمبلی اور سینٹ کے بعد الیکشن کمیشن تیسرا آئینی ادارہ ہو گا جسے اپنا بجٹ بنانے اور اپنی ضرورت کے مطابق خرچ کرنے کا اختیار حاصل ہو گا۔ الیکشن کمیشن کو فوری طور پر 80 فیصد مالی خود مختاری حاصل ہو جائے گی۔

○ ڈی آئی جی پولیس لاہور رینج نے کہا ہے کہ سپاہ محمد کے رہنما غلام رضا نقوی کو چار ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا ہے اور ان لوگوں سے بھاری تعداد میں اسلحہ برآمد کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رضا نقوی فرقہ وارانہ دہشت گردی کے علاوہ مساجد میں دھماکوں' قتل' اغوا برائے تاوان اور دیگر 31 وارداتیں کر چکا ہے اور اس کی زندہ یا مردہ گرفتاری پر دس لاکھ کا انعام مقرر کیا جا چکا تھا۔

○ مسلم لیگ (ن) نے انتخابات کے لئے اپنا منشور جاری کر دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ دس برسوں میں مجموعی قومی پیداوار دگنی کر دی جائے گی۔ غیر ملکی قرضوں پر انحصار کرنے کی بجائے خود انحصاری کی پالیسی اختیار کی جائے گی۔ سٹیٹ بینک کی خود مختاری کو یقینی بنایا جائے گا۔ بینکوں کے قرضے واپس لئے جائیں گے اور نج کاری کو شفاف بنانے کے لئے پرائیوٹائزیشن کمیشن میں حاضر سروس جج کو شامل کیا جائے گا۔

○ گورنر پنجاب خواجہ طارق رحیم نے بتایا ہے کہ شادی بیاہ میں باراتیوں کو کھانے دینے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ بارات اور ولیمہ کی تقریبات میں صرف چائے اور ایک قسم کی مٹھائی سے تواضع کی جایا کرے گی۔ انہوں نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انتقال اقتدار کی مدت کا تعین نگرانوں نے کرنا ہوتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اگر 40-45 فیصد ووٹ پڑ گئے تو الیکشن کامیاب سمجھے جائیں گے اور کسی کے بھی بائیکاٹ کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔

○ وفاقی حکومت نے الیکشن ٹریبونلز کو از خود کارروائی کے اختیارات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس سے الیکشن ٹریبونل از خود بھی امیدواروں کو الیکشن لڑنے سے روک سکیں گے۔ کابینہ نے اس سلسلے میں قانون میں ترمیم منظور کر لی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے آٹھ ججوں پر مشتمل الیکشن ٹریبونل قائم کر دیئے گئے ہیں۔ ٹریبونل ریٹرننگ آفیسروں کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کریں گے۔ ایسی تمام اپیلیں سات جنوری تک نبٹا دی جائیں گی۔

○ گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے لاہور کے لئے 52 کروڑ 17 لاکھ 80 ہزار روپے کے ترقیاتی پیکج کا اعلان کیا ہے جس پر 90 روز میں مکمل عملدرآمد ہو گا۔ اسی طرح کے پیکیج ملتان۔ بہاولپور۔ ڈی جی خان۔ سرگودھا۔ گوجرانوالہ اور دیگر شہروں کے لئے بنائے گئے ہیں۔ لاہور کے پیکیج میں پانی کی فراہمی' سیوریج کی بہتری' نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب اور صفائی کی مشینری مہیا کی جائے گی۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے رہبر خان عبد الولی خان پر دل کا شدید دورہ پڑا۔ انہیں لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ بہرحال اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔

○ حکومت پنجاب نے بسوں' ویگنوں کے کرایوں میں نظر ثانی کی ہے۔ جس کے مطابق اربن روٹ پر چلنے والی گاڑیوں کے کرائے اس طرح ہوں گے۔ چار کلومیٹر تک دو روپے۔ آٹھ کلومیٹر تک تین روپے اور 20 کلومیٹر سے زائد فاصلے تک تک سات روپیہ ہو گا۔ مختلف شہروں کے مابین چلنے والی بسوں کا فی مسافر فی کلومیٹر کرایہ اس طرح ہو گا۔ پختہ سڑکوں پر 23 پیسے۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

نیا سٹاک آگیا ہے
اپنے معزز خریداروں کے پُرزور اصرار پر
ان سلے برقعوں کی مکمل ورائٹی۔ نیز
جاپانی سوٹ بازار سے انتہائی بارعایت دستیاب ہیں
اکبر احمد مکان 32/2 دارالصدر غربی ربوہ حلقہ قمر
نزد کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون نمبر 212866-04524

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پایئے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی
خرید و فروخت کا بااعتماد
ادارہ
ڈالر ٹچ
پروپرائیٹر: ملک عبد الصمد
آفس نمبر 6-A گیلری نمبر 4
ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ
فیصل آباد
فون دفتر 730288 رہائش 726524
موبائیل: 661524-0300

کوٹھی و گائنی کلینک
برائے فوری فروخت
چار بیڈ اٹیچ باتھ' اعلیٰ ترین فٹنگ بمعہ گیزرز' ڈرائنگ روم' ٹی وی لاؤنج' سٹڈی روم' سائیڈ روم' سٹنگ روم' جدید ترین کچن' سرونٹ روم بمعہ باتھ' سٹور روم' کار پورچ' سرسبز لان' پختہ صحن' پانی دو لائنیں' بجلی دو لائنیں' ٹیلی فون دو لائنیں' گیس سلنڈر چار عدد' جنریٹر ایک عدد' اے سی ایک عدد' فلی فرنشڈ (HOLLOW WALLS) کے ساتھ' جدید طرز تعمیر' بمع ایک عدد گائنی کلینک گزشتہ آٹھ سال سے چلتا ہوا جس میں ویٹنگ بمعہ دو عدد' لیبر روم' آفس و ایگزامینیشن روم' ایڈمشن روم دو عدد' صحن دو عدد' کار پلاٹ رقبہ 1/2 1 کنال' پختہ سڑک پر واقع سرگودھا روڈ سے ملحقہ دریائے چناب کے نئے پل اور بس سٹینڈ کے قریب تر۔
برائے رابطہ
منیر احمد ملک و ڈاکٹر فہمیدہ منیر
12/1 دارالیمن شرقی ربوہ
فون: 212426-04524

مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
خواتین کی
دشمن مرض لیکوریا
سیلکوریا
مطب حمید
پنڈی بائی پاس جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ

شلوار قمیض (ٹاپ کوالٹی)
مردانہ۔ بچگانہ۔ لیڈیز
ریڈی میڈ ملبوسات
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار
(ربوہ)
فون دکان 212039
فون رہائش 211810

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379